

سوال

آپ کو معلوم ہی ہے کہ بہت ساری اسلامی روایات کو دوسروں کی تقلید کی وجہ سے آنے والی خرافات نے بدل کر اور خراب کر کے رکھ دیا ہے، جس کی بنا پر اب لوگوں کے لیے یہ مشکل ہو چکا ہے کہ وہ اپنی غلطی کو تسلیم کریں اور ممطئن ہوں جائیں کہ وہ غلطی پر ہیں، کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کا عقیدہ سلیم ہے جو اسلامی احکام پر مبنی ہے۔

اور ان آخری ایام میں میں نے یہ سنا ہے کہ قیمتی پتھر پہننا بالکل ایسے ہی ہے کہ جیسے کوئی اچھی یا بری چیز ہو، مجھے ایک شخص کہنے لگا: میرے ضروری ہے کہ میں اپنی بیوی کے لیے الماس نہ خریدوں، کیونکہ اس سے بہت ساری بری اشیاء وابستہ ہیں، تو کیا اسلام میں اس پر کچھ ملتا ہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

بلا شك و شبه یہ خرافات میں شامل ہے، اور اللہ تعالیٰ کی شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے عورتوں کا وصف بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:

کیا جو زیورات میں پلین، اور جھگڑے میں (اپنی بات) واضح نہ کر سکیں الزخرف (18)۔

اور پھر زیور ایک ایسی چیز ہے جس میں عورت کی پرورش ہوتی ہے، اور وہ اسی میں پلتی ہے، جو کہ سونا و چاندی اور پتھر و نگینے وغیرہ ہیں۔

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے جن و انس پر یہ احسان کیا ہے کہ اس کے لیے سمندروں اور دریاؤں سے لؤلؤ اور مرجان جیسے قیمتی پتھر نکالے ہیں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

اس نے دو دریا جاری کیے جو ایک دوسرے سے مل جاتے ہیں، ان دونوں کے درمیان ایک آڑ ہے کہ وہ اس سے بڑھ نہیں سکتے، تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

ان دونوں میں سے لؤلؤ اور مرجان (موتی اور مونگے) برآمد ہوتے ہیں الرحمن (19 - 22) .

اور الماس وغیرہ دوسرے قیمتی پتھر یہ زینت و آرائش کی وہ اشیاء ہیں جن کے ساتھ عورتوں کے لیے آرائش و زینت اختیار کرنی جائز ہے، لیکن یہ زینت غیر محرم اور اجنبی مردوں کے سامنے ظاہر نہیں ہونی چاہیے۔

چنانچہ ان پتھروں کا پہننا نہ تو کسی اچھی چیز اور نہ ہی کسی بری چیز کی پیش خیمہ اور ڈراوا ہے، بلکہ یہ فاسد اور خراب قسم کے اعقادات میں شامل ہوتا ہے، جس سے مومن شخص کو اجتناب کرنا چاہیے۔

اور ہر مسلمان عورت کو تکبر سے اجتناب کرنا چاہیے کیونکہ یہ قیمتی پتھر پہن کر ہو سکتا ہے اس میں تکبر جیسی چیز آ جائے۔

واللہ اعلم .